لاحق نے اپنی رہ جانے والی رکعت میں قراءت کرلی تو نماز کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: HAB-0471 تاریخ: 12-12-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ لاحق کے لئے جن رکعتوں میں قراءت نہ کرنے کا حکم ہے، اگر وہ ان میں خاموش رہنے کی بجائے قراءت کرلے، تو کیا حکم ہوگا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

لاحق جب اپنی بقیہ رکعتیں ادا کرے، تو اس کے لئے ان رکعتوں میں قراءت نہ کرنا واجب اور کرلینا مکروہ تحریمی یعنی ناجائز و گناہ ہے، لہٰذا اگر لاحق نے سرّی خواہ جہری نماز میں قراءت کرلی، تو اگر بھولے سے کی، تو نماز ہوجائے گی سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا، اور اگر جان بوجھ کر یا مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے کی، تو نماز واجب الاعادہ ہوگی یعنی اس نماز کو دوبارہ سے پڑھنا واجب ہے۔

اس لئے کہ لاحق اپنی بقیہ رکعتوں میں قراءت و سجدہ سہو وغیرہ معاملات میں مقتدی کے حکم میں ہے اور مقتدی کے لئے امام کے پیچھے قراءت نہ کرنا واجب ہے، اس کے علاوہ اگر مقتدی سے سہواً (بھولے سے) کوئی واجب ترک ہوجائے، تو اس پر سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا، لیکن عمداً (جان بوجھ کر کرنے) کی صورت میں نماز کا اعادہ لازم ہوتا ہے، لہٰذا یہی احکامات لاحق کے لئے بھی ہوں گے۔

لاحق اپنی بقیہ رکعتوں میں مقتدی کے حکم میں ہے، اس حوالے سے مبسوط سرخسی، در مختار، بدائع الصنائع، حاشیۃ الطحطاوی اور حاشیۃ الشلبی وغیرہ کتب فقہیہ میں ہے، واللفظ للبدائع: ”وأما اللاحق

كأنه خلف الإمام ولهذا لا قراءة عليه لا سهو عليه كما لو كان خلف الإمام حقيقة" بہر لاحق تو گویا یہ امام کے پیچھے یعنی مقتدی ہے، اسی وجہ سے اس پر قراءت اور سجدہ سہو نہیں، جیسا کہ حقیقتاً مقتدی ہونے کی صورت میں ہوتا ہے۔ (مبسوط سرخسي، ج01، ص229، دار المعرفة-بیروت، لبنان)

(الدر المختار مع رد المحتار، ج01، ص595، دار الفکر، بیروت)

(بدائع الصنائع، ج01، ص247، دار الکتب العلمیه بیروت)

(حاشية الطحطاوي علي مراقي الفلاح، ص309، دار الکتب العلمية بیروت-لبنان)

(حاشية الشلبي على تبيين الحقائق، ج01، ص214، المطبعة الكبرى الأميرية-بولاق، القاهرة)

بہار شریعت میں ہے: "لاحق مدرک کے حکم میں ہے کہ جب اپنی فوت شدہ پڑھے گا، تو اس میں نہ قراءت کرے گا، نہ سہو سے سجدۂ سہو کرے گا۔"

(بهار شریعت، ج01، ص589، مكتبة المدينه، کراچی)

شرح الوقایۃ میں ہے: "فاللاحق وإن لم يكن له إمام حقيقة، فله إمام حكما، فإنه التزم أن يؤدي جميع صلاته خلف الإمام، فإذا سبقه الحدث فتوضأ وبنا، يجعل كأنه خلف الإمام حتى يثبت له أحكام المقتديين كحرمة القراءة" لاحق کا اگرچہ حقیقتاً امام نہیں ہوتا، لیکن حکماً امام ہوتا ہے، کیونکہ اس نے مکمل نماز امام کے پیچھے ادا کرنے کا التزام کیا تھا، لہذا جب اس کو حدث لاحق ہوا، اور اس نے وضو کرکے بنا کی، تو اسے اب بھی امام کے پیچھے قرار دیا جائے گا، یہاں تک کہ اس کے لئے مقتدیوں والے احکام ثابت ہوں گے جیسا کہ قراءت کا مکروہ تحریمی ہونا۔

(شرح الوقاية لصدر الشريعه، ج02، ص133، دار الوراق-عمان، الأردن)

اور مقتدی اگر امام کے پیچھے قراءت کرلے تو کیا حکم ہوگا؟ اس کی تفصیل کے حوالے سے در مختار میں ہے: "وانصات المقتدی" اور مقتدی کا خاموش رہنا واجب ہے۔

مذکورہ عبارت کے تحت حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار میں ہے: "فلو لم ينصت وقرأ يجب عليه اعادة الصلاة، ولا يتأتى فى حقه السهو ان قرأ سهوا؛ لانه لا سهو على المقتدى، حلبى" لہذا اگر

مقتدی خاموش نہ رہا اور اس نے قراءت کی، تو اس پر نماز کو دوہرانا واجب ہے، اور اگر اس نے بھول کر قراءت کی تو اس کے حق میں سہو کا حکم نہیں ہو گا، کیونکہ مقتدی پر اپنے سہو سے سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا، حلبی۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، ج02، ص147، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "فلو قرأ خلف إمامه كره تحريما ولا تفسد في الأصح ولا يلزمه سجود سهو لو قرأ سهوا لأنه لا سهو على المقتدي، وهل يلزم المتعمد الإعادة؟ جزم ح وتبعه ط بوجوبها" لہٰذا اگر مقتدی نے امام کے پیچھے قراءت کی، تو یہ مکروہ تحریمی ہو گا، اور اصح قول کے مطابق نماز فاسد نہیں ہو گی، اور مقتدی نے اگر بھول کر قراءت کی تو اس پر سجدہ سہو لازم نہیں ہو گا، کیونکہ مقتدی پر اپنے بھولنے کے سبب سجدہ سہو لازم نہیں، اور کیا جان بوجھ کر قراءت کرنے والے پر اعادہ لازم ہو گا؟ تو ح (یعنی امام حلبی) نے اعادے کے واجب ہونے پر جزم فرمایا ہے اور ط (یعنی علامہ طحطاوی) نے اعادے کے واجب ہونے میں ان کی اتباع کی ہے۔

(الدر المختار مع رد المحتار، ج01، ص470، دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

09 جمادی الاخری 1446ھ/12 دسمبر 2024ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جا سکتی ہے